61

اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

ایڈیٹر [illegible]

زنانہ اخبار
مہینے میں دو بار

چندہ سالانہ
دو روپے
آٹھ آنے

جلد ۱۱ نمبر ۷

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شایع ہوتا ہے

یکم اپریل سنہ ۱۹۳۷ء | ۱۸ محرم الحرام سنہ ۱۳۵۶ ہجری

فہرست مضامین

نظم	صہ ۲	
پرورش اطفال	۳/۵	جناب عبدالرحمٰن خاں صاحب بی کام دہلی۔
درس القرآن	صہ ۶	مرتبہ لجنہ اماء اللہ قادیان
آنحضرت صلعم کی پیشگوئیاں	۷/۱۰	محترمہ زینب صاحبہ قادیان
پردہ	۱۱/۱۲	سیدہ ش۔ا۔ سیالکوٹی
تعلیم نسواں	۱۳/۱۵	محترمہ زہرہ زرینہ صاحبہ راولپنڈی
متفرقات	۱۶/۲۰	

×

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز

محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر حافظ شفیع احمدؐ صاحب بی۔ایچ۔ڈی دہلوی نے یہ نظم بھیجی ہے جو شکریہ کے ساتھ درج ذیل ہے:۔

مولا کا اپنے جلوہ دکھا دے گی یہ نماز ۔ جنّت کا اہل تم کو بنا دے گی یہ نماز
ظلمت بھرے دلوں میں کریگی ضیائے حق ۔ اور پاک صاف تم کو بنا دے گی یہ نماز
تُم صدق دِل سے اپنی نمازیں ادا کرو ۔ اک روز متّقی بھی بنا دے گی یہ نماز
گُم کردہ راہیں دِل سے بُھلائے گی ایکدن ۔ اور راہِ راست تم کو بتائے گی یہ نماز
گر عاجزی کیساتھ جُھکاؤ گے اپنے سر ۔ قدرت کے کھیل تم کو دکھائے گی یہ نماز
ساتھی نہ ہوگا کوئی جہاں۔ یار و آشنا ۔ واللہ ساتھ اپنا وہاں دے گی یہ نماز
بے چین جب نمازی کوئی ہوگا قبر میں ۔ فوراً تھپک تھپک کے سُلائے گی یہ نماز
بیمار دل کیواسطے نسخہ ہے یہ عجیب ۔ اَمراض باطنی کو شِفا دے گی یہ نماز
پانچوں نمازیں وقت پہ کرنے لگو ادا ۔ سب سَیّآت دِل سے مٹا دیگی یہ نماز
گریہ کے ساتھ اپنی نمازیں پڑھا کرو ۔ عرفاں کا جام تُم کو پلا دے گی یہ نماز
اَعمال نیک کرنے کی کوشِش کیا کرو ۔ بیشک رضائے مولا دلا دیگی یہ نماز
بیہودہ خواہشوں سے بچو گر نمازیو ۔ اُلفت کی اپنی دِل میں رچا دیگی یہ نماز
ہر عیب معصیت سے بچائیگی رات دن ۔ ہر خوبی و کمال دلا دے گی یہ نماز
اعمال تولے جائیں گے جب اپنے روزِ حشر ۔ نیکی کا پلّہ بھاری بنا دے گی یہ نماز
ڈرتے جو رب کے تُم نہ نمازیں قضا کرو ۔ آخر کو راستباز بنا دے گی یہ نماز
بے سوچ سمجھے دیکھو نہ پڑھنا نماز کو ۔ لائق سزا کے ورنہ بنائے گی یہ نماز
کچھ دن رہِ نماز میں چل کر تو دیکھ لو ۔ خالق کا خاص بندہ بنائے گی یہ نماز

بُشریٰ کو تو یقین ہے اَے پیاری بیبیو! محشر میں جلوہ حق کا دکھائے گی یہ نماز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولادت مُبارک

اللہ تعالیٰ نے بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سیّدہ ناصرہ بیگم صاحبہ زوجہ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے (۱۲ر مارچ) خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبارک صد مبارک ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم اپریل ۱۹۳۷ء

پرورشِ اطفال

بچوں کی شرح اموات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ تقریباً ایک تہائی حصہ زندگی کا ایک سال پورا کرنے سے پہلے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ بمبئی و دیگر گنجان آباد شہروں میں تو یہ شرح پچاس فیصدی تک پہنچ جاتی ہے۔ دیگر ممالک اس کا مقابلہ بالکل مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے۔ جتنا یہ مسئلہ ہندوستان کے لئے اہم ہے دیگر مہذب ممالک کے لئے اتنا نہیں۔ کیونکہ حفظان صحت کے معمولی اصولوں کی پابندی اور قدرت کے سہل طریقے پر چلکر انہوں نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ محض قسمت نہیں بلکہ اپنی نافہمی اور قدرت کے الصراط المستقیم سے انحراف کا نتیجہ ہے ؛

سب سے افسوسناک امر یہ ہے کہ باوجود اتنی شرح اموات کے جو بچے زندہ بچ رہتے ہیں وہ بھی اکثر نحیف، کمزور اور مختلف عوارض میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ اس لئے اس مسئلہ کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے ؛

ہندوستان میں اکثر مائیں اپنے بچوں کی چھاتی کے دودھ سے پرورش کرتی ہیں۔ اور بعض دفعہ تو یہ سلسلہ ۲ دو اڑہائی سال تک جاری رہتا ہے۔ اگر بچے کو ماں کا دودھ باقاعدگی سے دیا جائے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ بچہ ہشاش بشاش صحت اور مضبوط اور توانا ہوگا۔

یہاں اکثر آبادی کو ۲ دو وقت کا کھانا بھی پیٹ بھر کر نصیب نہیں ہوتا۔ ایسی فاقہ کش ماؤں سے ایسی باقاعدگی کی امید ایک امر موہوم ہے۔ مگر وہ عورتیں جنہیں قدرت نے توفیق دی ہے۔ اور استطاعت رکھتی ہیں۔ انہیں بچوں کو دودھ پلانے اور پرورش کے اصول جاننے اشد ضروری ہیں ؛

ماں کا دودھ بچہ کے لئے باقی تمام طریقوں سے بدرجہ اتم و بہتر اور مفید ہے۔ جو بدقسمت بچہ اس سے محروم ہے۔ وہ گویا زندگی کی دوڑ میں ایک قدم شروع سے ہی پیچھے چھوڑا گیا ہے۔ اور ایک نہایت ضروری چیز سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اور جو ماں غیروں سے پرورش کرتی ہے۔ وہ نادانی میں بچہ سے دشمنی کرتی ہے۔ اور ایسے طریقۂ پرورش کا نتیجہ عین ممکن ہے۔ کہ بچہ کی مستقل خرابی صحت میں رونما ہو۔

خشت اوّل چوں نہد معمار کج
تا ثریّا مے رود دیوار کج

سب سے پہلی اور سب سے ضروری بات ماں کیلئے یہ ہے۔ کہ بچہ کی پرورش اپنی چھاتی کے دودھ سے کرے ؛

بچہ کی ولادت کے بعد عموماً دو تین دن تک چھاتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے دُودھ آنا شروع نہیں ہوتا۔ اس عرصہ میں بھی بچہ کو ہر چار گھنٹہ کے بعد چھاتی سے دُودھ پلانے کی سعی کرنی چاہیئے۔ بچہ کے اس چُوسنے کے عمل سے چھاتی میں حرکت پَیدا ہو کر دُودھ جلدی اُتر آتا ہے ؛

پستان کے منہ کی صفائی سب سے مقدم ہے کسی قسم کی پھنسی یا ویسے ہی خشکی ہو تو اس کا جلدی تدارک کیا جائے۔ خشک ہونے کیوجہ سے اُن کا منہ بند ہو۔ ایسی حالت میں اسے صابن اور پانی یا سپرٹ میں کپڑا بھگو کر آہستگی سے صاف کرنا چاہیئے ؛

پہلے دن کا دودھ بچّہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ جو بچہ کی انتڑیوں کی قدرتی طریقہ سے صفائی کرتا ہے۔ اس جگہ کسٹرآئل کے مضحکہ خیز استعمال کا ذکر غیر ضروری نہ ہوگا۔ ایک معمولی سے معمولی وجہ کیلئے بھی بچہ کو کسٹرآئل دیا جاتا ہے۔ بدہضمی ہو یا بخار۔ قبض ہو۔ ویسے کوئی عارضہ۔ ماں بچاری تو الگ رہی ڈاکٹر صاحبان کو سوائے اس "تریاق" کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ پَیدا ہوتے ہی پہلے دن اُسے کسٹرآئل دیا جاتا ہے۔ ڈاکٹروں سے تو اس مسئلہ پر بحث زیبا نہیں۔ انہوں نے کسٹرآئل کی تعریف دقیانوسی طبّی کتابوں میں پڑھی۔ اُسے عملی جامہ نہ پہنائیں تو پڑھائی کا فائدہ کیا ہوا ؟ ایک عامی اس کے نقصانات کا اچھی طرح سے اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ یہ کس طرح ایک پختہ عادت بن جاتی ہے۔ جو ماں کی گود سے شروع ہو کر ساری عمر بچہ کے ساتھ جاتی ہے۔ اور جس کا لازمی نتیجہ قبض ہے۔ جس کے لئے بعد میں طرح طرح کے جتن کرنے پڑتے ہیں۔

کسٹرآئل بچّہ کی نرم و نازک انتڑیوں میں غیر قدرتی حرکت پیدا کر کے بے چینی اور بعض دفعہ درد بھی پیدا کرتا ہے۔ انسان کے بچہ کی اگر دوسرے حیوانوں کی طرح قدرتی طریقہ سے بچوں کی پرورش کی جائے۔ تو یقیناً بغیر کسٹرآئل کے اچھی طرح بڑھ پھول سکتے ہیں۔ اس کا استعمال نہ صرف غیر ضروری بلکہ مضرت رساں ہے۔ ماں کا دُودھ بچہ کے لئے ہر طرح کا جلاب ہے۔ اگر اشد ضرورت ہو بھی جائے۔ تو تازہ پھل کا پانی سب سے عمدہ جلاب ہے۔ بشرطیکہ وہ ترش نہ ہو۔ شروع سے ہی ماں کو بچہ میں باقاعدگی و انتظام کی عادت ڈالنی چاہیئے ؛

ایک ہوشیار ماں کو پتہ ہوتا ہے کہ بچہ کو رفع حاجت کی کب ضرورت ہوگی۔ بچہ کی صحت کا دارومدار ماں کی اپنی تندرستی پر ہے۔ اگر وہ خود تندرست ہشاش قبض اور سر درد وغیرہ کی عام شکایات سے بری ہے تو اس کا دُودھ بھی مفید اور طاقتور ہوگا۔ اس کو اچھی اور مقوی غذا کا استعمال کرنا چاہیئے۔ کھلی اور مفید آب و ہوا میں رہنا چاہیئے۔ تازہ پھل۔ دُودھ۔ سبزیاں۔ بادام۔ کھجور۔ انجیریں وغیرہ جن میں وٹیمن (قدرتی اجزاء) بکثرت ہوں۔ اپنی خوراک کا حصہ بنا لینا چاہیئے۔ چائے۔ کافی۔ تمباکو وغیرہ اشیاء سے حتی المقدور پرہیز رکھنا چاہیئے۔ اُس کو ہر وقت خوش و خرم رہنا چاہیئے کیونکہ انہی باتوں پر اس کے بچے کی صحت کا دارومدار ہے ؛

بچہ کو چار چار گھنٹہ کے وقفہ سے باقاعدگی سے دُودھ دیا جائے۔ صبح چھ بجے پھر دس بجے۔ اس کے بعد دو بجے۔ پھر شام کیوقت چار بجے اور سونے سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

63

پیشتر دس بجے دودھ دینے کے لئے موزوں اوقات ہیں۔

بچہ کو ان موزون اوقات پر دودھ پینے کیلئے خود بخود اُٹھنے کی عادت ہونی چاہیئے۔ اگر سویا ہوُا بھی ہو تو جگا دینا چاہیئے۔ اس طرح آہستہ آہستہ اُس کی عادت بن جائے گی۔ اور وہ سوائے ان اوقات کے دودھ کی ضرورت ہی محسوس نہ کرے گا۔

بچے کو دُودھ چُوسنے میں پندرہ سے بیس منٹ خرچ کرنے چاہئیں۔ بعض بچے جلدی پینے کے عادی ہوتے ہیں۔ ایسی عادت کو سختی سے روکنا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے دودھ جلدی ہضم نہیں ہوتا۔ اور بدہضمی۔ دست وغیرہ کا ڈر ہوتا ہے۔

بعض بچوں کو ہر تین گھنٹہ کے بعد دُودھ پلانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ حالات کے مطابق باقاعدگی رکھی جا سکتی ہے۔ بچے کے دُودھ پلانے میں بے قاعدگی بڑوں کے کھانا کھانے میں بے قاعدگی سے بہت مضر اور نقصان دہ ہے۔ اگر اُسے باقاعدہ وقت پر دودھ نہ دیا گیا تو یا تو وہ بھُوکا رہیگا یا ضرورت سے زیادہ سیر ہو جائے گا۔ اگر بھُوکا ہے تو اُس کو جلدی جلدی پینے کی عادت پڑے گی۔ اور اگر سیر ہے۔ تو اور زیادتی نقصان دہ ثابت ہوگی۔

یہ عام مشاہدہ کی بات ہے۔ کہ جب بھی کبھی بچہ روتا ہے۔ تو ماں جھٹ چھاتی سے لگا کر دودھ پلانا شروع کر دیتی ہے۔ حالانکہ یہی بے قاعدگی تمام تکلیفوں کی جڑ ہوتی ہے۔ بچہ کا اکثر رونے رہنا۔ بے چین رہنا۔ بدہضمی رہنا۔ قبض رہنا۔ دست آنا سب دُودھ میں بے قاعدگی کے کرشمے ہیں۔

باقاعدگی اور انتظام سے پرورش شدہ بچہ دُودھ پینے کے اوقات کے وقفہ میں آرام سے سوئیگا اور دُودھ پینے کے وقت اُسے اُٹھنے کی خود بخود عادت ہوگی۔ اور بجائے روتا ہوُا اُٹھنے کے خوش و شاد تر و تازہ نظر آئے گا۔

سات آٹھ مہینہ تک بچے کی ایسی ہی پرورش کی جائے۔ اس کے بعد دانت اُگنے شروع ہونگے۔ یہ قدرت کا اشارہ ہے کہ اب دُودھ کو آہستہ آہستہ کم کیا جائے۔ اسکے لئے سوائے صبح چھ و دس بجے کے دُوسرے اوقات میں گائے کا دُودھ استعمال کرایا جائے۔ گائے کے دُودھ میں اُبلا ہوُا پانی ملا کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے ایک تو دُودھ زیادہ بھاری نہیں رہیگا۔ دُوسرے گائے کا دُودھ ماں کے دُودھ سے زیادہ ملتا جلتا ہو جائیگا۔ شروع میں آٹھ اونس کے قریب دُودھ دیں۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ دُودھ زیادہ اور پانی کم کرتے جائیں۔ اس کے ساتھ ہی غذائیت مہیا کرنے کے لئے پھلوں کا پانی بھی کبھی کبھی دیں۔ اور جیسے بچہ عمر میں ترقی کرے۔ ٹھوس غذا میں بھی زیادتی کرتے جائیں۔ لیکن پابندی اوقات کو کبھی نظر انداز نہ کریں۔

اس طرح ایک سال تک بچہ پرورش کرنے سے خوب موٹا۔ تندرست۔ مضبوط۔ خوش و خرم۔ اور والدین کیلئے راحت قرۃ العین اور باعثِ فخر و عزت ہوگا۔ (عبدالرحمٰن خان بی۔ کام آڈیٹر جرلز آفس نئی دھلی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درس القرآن

فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ

سورہ دھر پارہ ۲۹ رکوع ۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

میں اللہ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں جو بے انتہا کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ۔ ہم نے ان کو پیدا کیا اور ہم نے ہی ان کی پیدائش کو مضبوط بنایا۔ انہیں بڑی قوتیں دیں۔

شَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ۔ مضبوط قوتیں عطا کیں۔ ان کی پیدائش کو بہت مضبوط بنایا۔

شدّ اللہ اسرہٗ۔ اللہ تعالٰے نے اس کی پیدائش کو بہت مضبوط بنایا ہے۔

وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ۔ جب ہم چاہیں بدل ڈالیں ان جیسے اور لوگ۔ ہم میں طاقت ہے۔ کہ ہم انسان کی بجائے کوئی اور مخلوق پیدا کر دیں۔

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۔ اس میں ایک بڑی نصیحت ہے۔ اور جو کوئی چاہے وہ اپنے خدا کا راستہ پا سکتا ہے۔ اتنی طاقتیں اور قوتیں جو دی ہیں۔ وہ یونہی نہیں دیں۔ وہ اس لئے دی ہیں کہ ان کے ذریعہ سے انسان اللہ تعالیٰ کو پالے۔

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۔ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۔ تم نہیں چاہتے سوائے اس کے اللہ تعالیٰ چاہے تم اللہ تعالیٰ کی طرف راہ نہیں پاسکتے۔ جبتک اللہ تعالیٰ کی مشیت ساتھ نہ ہو۔ یعنی نبی نہ آئے۔ جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز نہ آئے۔ یعنی نبی نہ آئے کوئی قوم اللہ کو مان نہیں سکتی۔ اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ وہ داخل کرے گا جس کو چاہے گا اپنی رحمت میں۔ اور ظالموں کیلئے نہائت دردناک عذاب تیار کیا گیا ہے جسکو چاہے یہ مطلب نہیں کہ بغیر حکمت کے بلکہ اپنی مرضی سے جو رحمت کا مستحق ہوگا۔ اسکو خدا اپنی رحمت سے داخل کرے گا۔ جنت کا دروازہ اُس کے لئے کُھلا ہوگا۔

ولادت

خاکسار کے ہاں یوم الجمعہ ۷ بجے صبح ۱۹ مارچ سنہ ۳۷ء لڑکی پیدا ہوئی اور مرزا نذیر علی صاحب ٹھیکہ دار بھٹہ کے ہاں ۷ مارچ لڑکا پیدا ہوا۔ دعا کی جائے کہ نونہال نیک عمر والے ہوں۔

مرزا عبد الحمید کلرک مصباح

ضرورت رشتہ دو کنواری لڑکیوں کیلئے جو پرائمری تک تعلیم یافتہ دینی علم و امور خانہ داری سے آگاہ ہیں تعلیم یافتہ خاندان میں رشتہ کی ضرورت ہے خط و کتابت معرفت ایڈیٹر مصباح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرتؐ کی پیشگوئیاں

پیشگوئیوں کا سلسلہ اللہ تعالیٰ کا اپنے مامورین کے ساتھ ابتدائے زمانہ سے ہی ہے۔ کہ وہ انکو قبل از وقت آنے والے واقعات سے اطلاع دیدیتا ہی اور وہ لوگوں تک پہنچا دیتے ہیں۔ جیساکہ ان کے عہدہ منصب (نبوت) سے بھی ظاہر ہے چونکہ ہر ایک مامور کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ طریق رہا ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی جو افضل الرسل اور خاتم الانبیاء ہیں۔ غیب کا علم دیکر بہت سی پیشگوئیاں کرواتا۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔ اسلئے آپؐ کی پیشگوئیاں بھی قیامت تک کے زمانہ کے لئے پائی جاتی ہیں۔ اور اپنے اندر بڑی شان رکھتی ہیں۔ اور اس قدر ہیں کہ اُن کا شمار میں لانا ناممکن ہے۔ اس موقعہ کے مناسب حال چند پیشگوئیوں کا ذکر کرتی ہوں۔ چونکہ پیشگوئیوں کی غرض آنیوالے لوگوں کو ہدایت دینا ہوتی ہے۔ اس لئے میرا مضمون زیادہ تر اُن پیشگوئیوں پر مشتمل ہے جو ہمارے زمانہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں ؛

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ ۔ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ۔ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَكُوْنُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ ۔ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَنْذِرُوْنَ ۔ وَلَا يُوْفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ ۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ سب سے بہتر لوگ میرے زمانہ کے ہیں۔ پھر ان کے بعد کے لوگ اور پھر ان کے بعد کے لوگ پھر ایسے لوگ پیدا ہو جائینگے جو گواہی دینگے حالانکہ وہ گواہی کے لئے بلائے نہیں جائیں گے۔ اور وہ خیانت کریں گے۔ اور اُنپر اعتبار نہیں کیا جائیگا۔ وہ نذریں مانیں گے اور ان کو پورا نہیں کریں گے۔ اور اُن میں موٹاپا نظر آئے گا۔ آپؐ کا یہ فرمودہ ہمیں بیدار کرتا ہے کہ ہمیں اپنے حفاظت ایمان کے لئے فکر چاہیئے لیکن چونکہ آپؐ کا وجود رحمۃ للعلمین ہے۔ جہاں آپؐ کے اس فرمودہ سے فکر لاحق ہوتا ہے وہاں آپؐ کا یہ فرمانا۔ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ رَجُلٌ مِنْ فَارِس ۔ یعنی اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جاچکا ہوگا۔ تو ایک فارس النسل شخص اس کو وہاں سے بھی لے آئیگا۔ آپؐ کی اُمت کیلئے تسلی اور رحمت کا باعث ہے۔ کیونکہ جہاں آپؐ نے فرمایا۔ ایمان ثریا پر چلا جائیگا۔ وہاں اس کی واپسی کی پیشگوئی فرماکر اپنی امت کی تسلی بھی فرمادی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے چودھویں صدی کے آغاز میں فارسی الاصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرماکر اس پیشگوئی کو لفظاً لفظاً پورا کردیا۔ اور ہمیں دونوں حالتوں کے دیکھنے کا موقعہ ملا ؛

پھر آپؐ نے فرمایا۔ کیف انتم اذا نزل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن مریم فیکم و امامکم منکم۔ تمہارا کیا حال ہوگا۔ جبکہ تم میں ابن مریم نازل ہوگا۔ اور تمہارا امام تم میں سے نازل ہوگا۔ اس میں بھی بتایا گیا ہے کہ ایک وقت مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہو جائے گی۔ لیکن جہاں ایک طرف یہ بتایا کہ اُمت بگڑ جائیگی تو دوسری طرف مسیح کے نزول کی خبر دیکر اُمت کی اصلاح کی بھی پیشگوئی فرمادی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی لفظاً لفظاً پوری ہوگئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے پہلے مسلمانوں کی حالت بہت خراب ہوگئی تھی۔ ربّ انّ قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجوراً۔ کا مصداق بنے ہوئے تھے۔ ایسی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تشریف لانا اور نئے سرے سے ایک خدا کی جماعت کا قائم ہوجانا بتلاتا ہے کہ یہ پیشگوئی ہر پہلو سے پوری ہوئی؛

پھر آپ نے فرمایا۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنّھم کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکّننّ لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدّلنّھم من بعد خوفھم اٰمنا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ان لوگوں سے جو سچے مومن اور نیکوکار لوگ ہیں۔ وہ اپنے جانشین مقرر کریگا زمین میں جسطرح کہ پہلے مقرر کئے۔ اور اُن کے ہاتھ سے دین کو قوت بخشیگا جو اُسنے اُن کے لئے پسند فرمایا۔ اور ان کے خوف کو امن سے بدل دیگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زمانہ خوف کا آئیگا۔ اور آپ کے خلفاء کے ذریعے یہ خوف کا زمانہ امن سے بدل جائیگا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی اپنے وقت پر پوری ہوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے خوف کا زمانہ آیا۔ لیکن بعد میں امن قائم ہوگیا؛

پھر آپ فرماتے ہیں۔ انّ اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃٍ من یجدد لھا دینھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس اُمت کے لئے ہر صدی کے سر پر ضرور ایسے آدمی کھڑا کرتا رہیگا جو اس کے دین کی اس کے فائدہ اور نفع کے لئے تجدید کرتے رہیں گے۔ یہ پیشگوئی دراصل اس پیشگوئی کو بھی پورا کرتی ہے۔ انّا نحن نزّلنا الذکر وانّا لہٗ لحافظون۔ یعنی ہم نے قرآن اُتارا اور ہم ہی اسکی حفاظت کرنیوالے ہیں۔ چنانچہ یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہودیوں کے پاس توریت ہے۔ جو بہت کچھ بدل چکی ہے۔ عیسائیوں کے پاس انجیل ہے۔ اس میں وہ وہ تبدیلیاں پیدا ہوئیں کہ اس کا صحیح نسخہ ملنا ہی مشکل ہے۔ لیکن قرآن کریم جس کو نازل ہوئے آج تیرہ سو برس ہو گئے ہیں۔ بقول سر ولیم میور جو ایک متعصب انگریز مؤرخ ہے۔ اور کیا ہندو کیا مسلم سب مانتے ہیں۔ کہ یہ اسی طرح موجود ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے دُنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور اس کا ایک شوشہ بھی بدلنے نہیں پایا؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر ایک پیشگوئی ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہٗ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلّہٖ۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اس دین کو تمام ادیان پر غالب کر کے دکھائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں پوری ہوگی کیونکہ فتنہ دجّال کو توڑنے اور یاجوج اور ماجوج کی ہلاکت اور مسیحیت کو مٹانے کا کام آپ نے مسیح کے ہی سپرد بیان فرمایا تھا۔ اور یہ فتنے تمام فتنوں سے بڑے بتلائے گئے ہیں۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مسیحیت کے حامی اُسوقت سب ادیان پر غالب آجائیں گے۔

پس ان تمام پر غالب آنے سے صاف ظاہر ہے کہ دیگر ادیان پر بھی اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔ چنانچہ اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے۔ ذالک عند نزول عیسی ابن مریم۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کام کو پوری طرح سرانجام دیا۔ آپ کے آنے سے پہلے مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ ان میں حملے کی تو کیا طاقت بلکہ دفاع کی بھی طاقت نہ تھی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ اسلام کچھ عرصہ تک بالکل مٹ جائیگا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔ اور آکر اسلام کو اپنے قدموں پر کھڑا کر دیا اور اس پیشگوئی کو پورا کرنیوالے ٹھہرے ؛

پھر ایک پیشگوئی ہے۔ اِذا برق البصرُ خسف القمرُ وجمع الشمسُ والقمر۔ یقول الانسان یومئذٍ این المفر کلّا لا وزرَ الیٰ ربک یومئذٍ المستقر۔ یعنی جب آنکھیں چندھیا جائیں گی۔ چاند گہنا جائیگا۔ چاند اور سورج اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔ اور اُسدن انسان کہیگا کہاں ہے بھاگنے کی جگہ۔ ہرگز نہیں کوئی پناہ کی جگہ نہیں۔ اُسدن تیرے رب کیطرف رجوع کر نہیں قرار ہوگا۔ یہ پیشگوئی کیا بلحاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے لفظاً پوری ہوتی ہے۔ اگر اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ مراد ہے تو خسف القمرُ وجمع الشمس والقمر سے مُراد رومیوں اور عرب کی سلطنت کی تباہی تھی۔ یعنی اُن لوگوں کی حکومت جاتی رہیگی اور مسلمان انکی سلطنتوں پر قابض ہو جائیں گے۔ جسوقت یہ پیشگوئی فرمائی اُسوقت صرف انتی کے قریب لوگ اسلام لائے تھے۔ کیا کوئی خیال کر سکتا تھا کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگی لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ اور آپکی وفات کے بعد ملک کے ملک مسلمانوں کے قبضے میں آگئے حتّٰی کہ روم بھی

دوسری طرف اگر اس پیشگوئی کو حضرت مسیح موعود ؑ کے زمانہ پر چسپاں کریں۔ تو بھی یہ پیشگوئی ہر پہلو سے پوری ہوئی۔ برق البصر۔ آنکھیں چندھیا جائینگی یعنی لوگ دین سے غافل ہو جائیں گے۔ چاند کو گرہن لگیگا۔ اور سورج اور چاند کو ایک ہی ماہ میں گرہن لگیگا۔ سو اسی طرح ہوا ۱۸۹۴ء ۱۳۱۱ھ میں سورج اور چاند کو ایک ہی ماہ میں گرہن لگا ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر ایک پیشگوئی ہے۔ مَرَجَ البحرین یلتقیان بینھما برزخ لا یبغیان یعنی دو سمندر پھاڑ کر ملا دیئے جائیں گے یہ پیشگوئی بھی اس زمانہ میں پوری ہوئی۔ اسمیں نہر سویز اور نہر پانامہ کیطرف اشارہ ہے۔ جن کو پھاڑ کر دو سمندروں یعنی بحیرہ روم اور بحیرہ قلزم کو ملایا گیا ہے

پھر آپ نے ایک پیشگوئی فرمائی۔ اذا العشار عُطّلت و اذا الوحوش حشرت و اذا البحار سجرت و اذا النفوس زوجت و اذا الموءدۃ سئلت بای ذنب قتلت و اذا الصحف نشرت۔ یعنی جب اونٹنیاں بیکار ہو جائینگی۔ یعنی ایسا زمانہ آجائیگا کہ نئی سواریوں کی وجہ سے وہ قدر نہ ہوگی جو اب ہے۔

و اذا الوحوش حشرت۔ جب دینی علوم سے لوگوں کو ناواقفیت ہوگی۔ اسی طرح جو اقوام وحشی سمجھی جاتی ہیں وہ ہلاک کر دی جائیں گی۔ چنانچہ ایسا ہی اس زمانہ میں ہُوا ہے کہ آسٹریا اور امریکہ کے اصلی باشندے کہ ان کو کہتے بھی وحشی ہیں آہستہ آہستہ اسی طرح ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ کہ اب بہت سی اقوام کا ان میں نشان تک نہیں ملتا۔

و اذا البحار سجرت۔ جب دریاؤں کو پھاڑ دیا جائیگا اور لوگ آپس میں ملائے[لہ] جائیں گے اور زندہ درگور لڑکیوں کے متعلق پوچھا جائیگا۔ اور جبکہ کتب رسالہ جات اخبارات پھیلا دیئے جائیں گے؛

یہ پیشگوئی بھی طرح طرح کی سواریاں ایجاد ہونے کے اور لوگوں کے تہذیب میں ترقی کرنے۔ نہروں کے کھلنے اور ذرائع آمد و رفت ایسے ہو جانے کے کہ تمام دنیا ایک ہی ملک ہے۔ اور اخباروں وغیرہ کی کثرت سے اسی زمانہ میں ہی پوری ہوتی ہے

پھر آپ فرماتے ہیں۔ تفترق اُمتی علی ثلاث و سبعین ملۃ کلھم فی النار الا واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ و اصحابی۔ یعنی ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ میری اُمت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ ان میں سے سوائے ایک کے باقی سب آگ میں ڈالے جائینگے لوگوں نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ وہ کون ہیں۔ جو حق پر ہوں گے۔ آپ نے فرمایا۔ جو لوگ اس طریق پر ہوں گے جسپر کہ مَیں اور میرے اصحاب ہیں؛

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس بھیانک منظر میں جبکہ مسلمانوں میں تہتر فرقے بن گئے۔ اُس نے اپنے مسیح کو بھیجکر ایک ایسا فرقہ قائم کیا جو کہ صحابہؓ کے رنگ میں رنگین ہے۔ اور یہ فرقہ ہماری جماعت یعنی جماعت احمدیہ ہے؛

(زینب بیگم بنت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج نور ہسپتال قادیان)

مصباحی بہنوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ سب کی سب مصباح کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش فرمائیں تا اس کا فنڈ کمزور نہ ہو اور اخبار باقاعدہ شائع ہوتا رہے؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لہ بذریعہ ریل۔ ہوائی جہاز۔ ٹیلیفون۔ ریڈیو۔

پردہ

میری معزز بہنو! چونکہ آج کل پردہ بہت تنزل پر ہے۔ اس لئے میں پردہ پر مضمون لکھکر بہنوں کو تاکید کرتی ہوں۔ کہ اس مفید چیز کو ہاتھ سے نہ کھوئیں۔ بلکہ اسپر پابند رہنے کی کوشش کریں آجکل پردہ پر بہت سے اعتراض کئے جاتے ہیں۔ جن میں سے ایک عام اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ پردہ میں رہنے سے عورتوں کے عزم و حوصلے پست ہو جاتے ہیں۔ ہمیشہ کمزور اور بیمار رہتی ہیں۔ سلیقہ و طریقہ دُنیا کی رفتار ترقی سے بالکل ناآشنا ہوتی ہیں۔ بچوں کو صحیح تعلیم و تربیت کے قاعدے نہیں سکھاتیں۔

مگر ان سب باتوں کو یعنی سلیقہ طریقہ دُنیا کی رفتار ترقی بچوں کی تعلیم و تربیت کو تعلیم سے تعلق ہے ناکہ پردہ سے؟ اگر پردہ کو ان تمام باتوں کی راہ میں حائل سمجھا جائے۔ تو محض تجاہل عارفانہ یا ضد ہے؟ ورنہ پردہ میں رہ کر خواتین نے اعلےٰ سے اعلےٰ تعلیم حاصل کی ہے۔ دُنیا کے سفر کئے ہیں۔ جنگ میں شجاعت دکھائی ہے۔ کیا لوگ نقاب پوش سُلطانہ چاند بی بی کی قابل صد افتخار ہستی کو بھول گئے ہیں کہ اُس نے تنہا کیونکر مغلوں کی ٹڈی دل فوج سے مقابلہ کیا تھا۔ بے نقاب مغربی خاتون نے کوئی ایسا کارنامہ پیش کیا ہے؟ شائد کوئی پانچ فیصدی بھی نہ مل سکیں گی۔ پھر حقیقت سے واقف ہونے کے بعد بھی اگر یہ کہا جائے۔ کہ پردہ دار خواتین کے ارادے اور حوصلے پست ہو جاتے ہیں۔ تو بالکل ایسی ہی مثال ہے کہ ہاتھی کی سونڈ نہیں ہوتی۔ پھر جن ہستیوں نے ایسے کارنامے دُنیا کی نظروں میں پیش کئے ہیں۔ جو کسی سے پوشیدہ نہیں۔ تو کیا وہ پردہ دار خواتین نہ تھیں؟۔

اور پردہ کے خلاف بے پردگی کن کن بُرائیوں کا راز فاش کر رہی ہے۔ خُدا نے شریعت کے قوانین کو فطرت نسوانی کے مطابق مقرر فرمایا ہے۔ نہ حد سے زیادہ سختی روا رکھی ہے۔ اور نہ حد سے زیادہ نرمی کی اجازت ہے۔ بلکہ میانہ روی کا سبق دیا ہے۔ انسان اگر حدِ اعتدال سے گزرنا چاہے تو قدرت فوراً ٹوک دیتی ہے۔ ہندوستان کے مُسلمانوں نے پردہ کے بارے میں میانہ روی کو ہاتھ سے چھوڑ دیا ہے اور سختی پر اُتر آئے ہیں۔ جس کا خمیازہ وہ ساتھ ہی ساتھ بھگتتے جاتے ہیں۔ ابھی مُسلمان لوگ کہتے ہیں کہ حکومت ہمارے ہاتھ آجائے۔ اور ہم آزاد ہو جائیں۔ حالانکہ اب جبکہ حکومت انگریزوں کے ہاتھ ہے۔ پردہ کو قید پا سمجھ کر چھوڑا جا رہا ہے۔

اگر مسلمانوں کے ہاتھوں حکومت ہو۔ تو پھر تو غیر اقوام اور مسلمانوں میں کچھ فرق نظر نہ آئے۔ بلکہ مصر اور ترکستان کیطرح یہاں کی مستورات بھی کھلے مُنہ ہوا کھاتی نظر آنے لگیں (نعوذ باللہ) اگر اتفاق سے مُسلمانوں کو حکومت مل بھی جائے۔ اور عورتیں مصر اور تُرکستان کی طرح آزادانہ پھریں۔ تو ایسی بادشاہت ہرگز باعث مُسرت نہیں ہوسکتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان میں ایسے گھرانے کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ جو پردہ جیسی مفید چیز کو قید کی علامت اور ذلّت کا نشان سمجھتے ہیں۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ وہ خود کو مُسلمان بھی کہتے ہیں۔ اور پھر بھی اُن کے دِلوں میں مغربیّت کا ہی رہ رہ کر خیال آتا ہے۔ مُسلمان ہونیکے باوجود بھی اگر وہ پردہ کی اسقدر توہین کریں۔ تو کیا وہ مُسلمان کہلائیں گے؟ -

سوچیں تو سہی۔ کہ کیا انگریزوں کی معاشرت ہماری معاشرت سے اعلیٰ ہے۔ کیا ان کا تمدن ہمارے تمدن سے افضل ہے۔ کیا اُن کی سوسائیٹی اسلام کی سوسائیٹی سے بہت عمدہ ہے۔ نہیں یقیناً نہیں؟ پھر اگر ہمیں یورپ کی تقلید کرنا ایسا ضروری ہے۔ تو کم ازکم پہلے اس کو سوچ لینا چاہیئے۔ تاکہ بعد میں شرمسار نہ ہونا پڑے ؛

پردہ کے متعلق امّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ کہ مَیں اور حارث کی بیٹی میمونہ آنحضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ کہ امّ کلثوم کا بیٹا آگیا۔ آپؐ نے اشارہ فرمایا۔ کہ پردہ کرو ہم نے کہا۔ یا حضرت وہ تو نابینا ہیں۔ ہمیں دیکھ نہیں سکتے۔ تو رسول مقبول نے فرمایا۔ کہ کیا تم بھی نابینا ہو اور اُسے دیکھ نہیں سکتیں۔ تو آنحضرت صلعم نے اس نابینا سے بھی پردہ کروالیا۔ سو اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عورتوں پر پردہ کرلینا مردِ غیر محرم نابینا سے بھی ازحد ضروری ہے۔ خواہ اپنے مکان میں ہی کیوں نہ ہو۔ خواہ گلی سڑکوں پر ہی ہو۔

بے حجاب رہنا ہرگز جائز نہیں۔ اور نہ ہی قانون قدرت اجازت دیتا ہے۔ اگر خیال کیا جائے تو ہمیں پردہ کرنے سے تکلیف تو کچھ بھی نہیں۔ مگر پردہ نہ کروانے والوں کی غلط فہمی ہے۔

پس بہنوں سے اتنا ہی لکھکر عرض کرتی ہوں۔ کہ پردہ کو ہرگز ہرگز نہ چھوڑیں بلکہ پردہ نہ کرنے والی بہنوں کو بھی تاکید کریں۔ کہ پردہ پر سختی سے کاربند ہیں اور دنیا میں اسلامی پردہ کی مثال قائم کریں تاکہ مسلمان کہلانے کی مستحق ہوجائیں ؛ والسّلام

خاکسارہ بسیدہ ش۔ الف۔ بنت سید تاج حسینؓ بخاری (ضلع سیالکوٹ)

تعلیمِ نسواں

مدّت سے آرزو تھی۔ کہ عورتوں کی تعلیم کیمتعلق اظہار خیال کروں لیکن عدیم الفرصتی کیوجہ سے تاخیر ہوتی گئی۔ لہٰذا آج یہ چند سطور مصباحی بہنوں کی خدمت میں پیش ہیں۔ "گر قبول افتدزہے عزّ و شرف"

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ لوگ عورتوں کی تعلیم کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ بلکہ بہت ہی بے اعتنائی برتی جاتی ہے۔ بالخصوص پنجاب کے شمالی حصّہ میں تعلیم نسواں کو تضیع اوقات سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ تعلیم حاصل کرنے سے لڑکیاں فیشن پرست ہوجاتی ہیں۔ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس نے مرد و عورت میں یکسانیت قائم کی ہے۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بانیئے اسلام نے ہر مردُ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورت کیلئے تعلیم لازمی قرار دی ہے۔ بلکہ شیخ سعدی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں ؎ کہ "بے علم نتواں خدا را شناخت" سچا اسلامی تمدن اور سچی اسلامی تہذیب بغیر علم کے کبھی حاصل نہیں ہوسکتی۔ یہ علیحدہ سوال ہے۔ کہ کوئی تعلیم یافتہ بہن یورپ کی عورتوں کی تقلید کرکے اپنی صحیح تہذیب بھی بھول بیٹھے۔ تو ہم تعلیم نسواں کو کوستی پھریں۔ اسمیں اگر غلطی ہے تو ہمارے والدین کی ہے۔ اور اگر نقص ہے تو طریقۂ تعلیم میں۔ بعض گھروں میں دیکھا گیا ہے۔ کہ جسوقت لڑکی تعلیم گاہ سے لوٹتی ہے۔ تو والدین اسکو گھر کے کسی کام کو ہاتھ نہیں لگانے دیتے۔ بلکہ کہتے ہیں کہ یہ سکول کی تھکی ہوئی ہے اور اس کا کام دماغ سوزی کا ہے۔ لہذا اس سے گھر کا کوئی کام نہ لیا جاوے۔ ہماری یہی چیز ہے جو قابلِ نفرت ہے۔ اور ہم کو غلط راستے پر چلا رہی ہے۔ سکول میں سینا پرونا۔ کھانا۔ پکانا۔ اور امور خانہ داری کے متعلق جو کچھ بھی سکھایا جاتا ہے۔ اسکو عملی جامہ پہنانا والدین کا فرض ہے۔ والدین کو چاہئے کہ وہ اپنی لڑکی کے ہر ایک کام کی گھر پر خاص نگرانی کریں۔ اور جو جو خامیاں اس کے کام میں نظر آویں۔ ان کی اصلاح کی کوشش کریں۔ صفائی اور صحت کے متعلق جو کچھ سکولوں میں پڑھایا جاتا ہے۔ اسکو عملی جامہ پہنایا جائے۔ اور اس میں کسی حد تک والدین کا بھی فرض ہے۔ پھر اگر کوئی لڑکی تعلیمیافتہ ہونے کی وجہ سے فیشن پرست ہے۔ تو اسمیں بھی غلطی والدین کی ہے۔ کئی دفعہ دیکھنے میں آیا ہے کہ لڑکی نے جو کچھ مانگا۔ یا کپڑا وغیرہ بنوانا چاہا۔ تو والدین اپنی حیثیت کو پس انداز کرتے ہوئے وہی چیز لا حاضر کرتے ہیں۔ میرا اس مندرجہ بالا فقرہ سے یہ ہرگز مطلب نہیں ہے۔ کہ لڑکی کی کوئی بات نہ مانی جائے۔ بلکہ اسکو یہ سکھایا جائے۔ کہ جائز و ضروری اشیاء کا خریدنا اور اپنی آئندہ ضروریات کو مدنظر رکھنا عورت کا اہم ترین فرض ہے۔

والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنی لڑکی کو پہلے اسلامی تعلیم دلائیں۔ گھر میں قرآن کریم پڑھنے اور تمام مذہبی فرائض سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد لڑکی سکول میں بھیجی جائے۔

تعلیم نسواں پر اعتراض کرنیوالوں کو اس بات کی خبر نہیں۔ کہ تعلیمیافتہ عورتیں ملک اور قوم کی بہبودی اور اصلاح میں کتنا حصہ لے سکتی ہیں۔ لاکھوں قوم کی فلاح و بہبودی کی انجمنیں چلا سکتی ہیں۔ خاص طور پر جو بات قابل ذکر ہے۔ وہ یہ ہے کہ معلمات عورتوں کو چاہئے طالبات کیلئے سچے اخلاق و سچی معاشرت کا خود زندہ نمونہ بنیں ؛

تعلیم ہی کے ذریعے عورت قوم پرور وطن پرست انسانی ہمدرد بنتی ہے اور علم ہی کی وجہ سے عورت کو اپنے فرائض کا بخوبی احساس ہونے پر صراط مستقیم پر قائم رہنے کی ہمت ہوگی ؛

علم عورت کیلئے ایک زیور ہے اور اس سے مزین ہونا ہر ایک عورت کیلئے لازمی ہے۔ بیشمار مسلمان عورتیں اپنے بزرگوں کی مہربانی سے جاہل رہیں اور یہ یقینی امر ہے کہ ایک جاہل عورت اپنی زندگی میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کبھی بھی کامیاب و بامراد نہیں رہ سکتی۔ بلکہ کئی ایک مثالیں ایسی ملیں گی۔ کہ جاہل عورتیں شوہروں کے شیشہ دل کو چور چور کر کے عمر بھر کے لئے الگ ہو گئیں۔ وہ کونسی چیز ہے کہ جس کے بغیر عورت مرد کے لئے وبالِ جان ہوتی ہے وہ چیز تہذیب ہے کہ جسکا بغیر علم کے حاصل کرنا ناممکن ہے۔ اگر چند لڑکیاں فیشن پرست ہو جاتی ہیں یا یورپین معاشرت کو لائحہ عمل بنا لیتی ہیں۔ تو اسمیں سراسر اُن کے بزرگوں اور سرپرستوں کا قصور ہے۔ جو اپنی بچّیوں کو ابتدائی تعلیم غیرمسلم سکولوں میں دلاتے ہیں۔ اگر لڑکیوں کو ابتدا سے ہی اسلامی سکولوں اور کالجوں میں تعلیم دلائی جائے۔ تو یہ تمام قباحتیں رونما نہ ہونے پائیں۔

ہم احمدی خواتین کی خوش قسمتی سے قادیان دارالامان میں نصرت گرلز سکول قائم ہے جس سے بیسیوں بہنیں فیضیاب ہو چکی ہیں اور ہزاروں آئندہ ہوں گی۔ بلکہ پنجاب بھر میں یہی ایک سکول ہے۔ جس میں عورتوں کی تعلیم کو ہر نقطہ نگاہ سے کامیاب بنایا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ایسے مبارک سکول کی بنیاد ڈالکر طبقہ نسواں پر ایک خاص احسان کیا۔ لہذا احمدی خواتین کو چاہئیے۔ کہ وہ اپنی بچّیوں کو اس سکول میں بھیج کر تعلیم دلوائیں۔ اور اُن کی آئندہ زندگیوں کو کامیاب و بامراد بنائیں؎

تعلیم حاصل کرنے سے نہ صرف اخلاقی پاکیزگی اور معاشرتی اصلاح ہو گی۔ بلکہ ہماری اقتصادی حالتوں میں بھی ترقی ہو گی۔ گھر کی چار دیواری ایک چھوٹی سی سلطنت کے مشابہ ہے۔ اور میاں بیوی بادشاہ و وزیر کی حیثیت میں ہیں۔ سلطنت کی بہبودی و ترقی کا انحصار بادشاہ اور قابل وزیر پر ہے۔ اگر وزیر سلطنت جاہل ہو۔ تو اس سلطنت کا کیا حشر ہو گا۔ اور یقینی امر ہے کہ وہ بادشاہ بھی برائے نام بادشاہ ہو گا۔ اور نتیجہ یہ ہو گا کہ یا تو وزیر اپنے عہدہ سے برطرف کیا جائے گا یا دونوں بادشاہ و وزیر اس سلطنت کو کھو بیٹھیں گے۔

تعلیم کیوجہ سے جوان لڑکیاں نیک چلن، فرمانبردار اور خوش سلیقہ بیویاں اور ایسی مائیں بنتی ہیں۔ جو اپنی اولاد کی تربیت اچھی طرح کر سکتی ہیں۔ اور اسی مقصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کیلئے لڑکیوں کو سکول میں اصول خانہ داری۔ مثلاً حفظانِ صحت۔ پیدائش و تربیتِ اطفال۔ مہمان نوازی کے طریقے۔ مکانوں کی آرائش اور دیگر امورِ خانہ داری کے متعلق ایک مکمل تعلیم دی جاتی ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ جاہل عورتیں جب کھانے پکانے سے فارغ ہو کر یکجا مل بیٹھتی ہیں۔ تو فضول و مہمل گفتگو کا سلسلہ چھیڑا جاتا ہے۔ کوئی کہیں کی بات کرتی ہے اور کوئی کدھر کی۔ بلکہ بعض اوقات یہی بے معنی گفتگو تو تو اور مَیں مَیں کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کا وہ مل بیٹھنا بجائے فائدہ کے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ اور خواہ مخواہ کی شکر رنجیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور اس کے برعکس تعلیم یافتہ عورتیں اپنی فراغت کا وقت اخبار بینی اور کتابوں کے مطالعہ میں صرف کرتی ہیں۔ یا سینے پرونے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا کسی قسم کی دستکاری میں مشغول رہتی ہیں۔ اور اگر تمام اکٹھی مل بھی بیٹھیں۔ تو ان میں سے ایک کوئی کتاب یا اخبار با آواز بلند پڑھتی جاتی ہے اور باقی مجمع شوق سے سُنتا ہے۔ لہٰذا یہ محفل بڑی پُر لُطف ثابت ہوتی ہے۔ مَیں نے کئی بزرگوں کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ "ہماری تہذیب و تمدّن اور ترقی کا مستقبل ہماری عورتوں کے ہاتھ میں ہے"۔ تو پھر لازمی امر ہے کہ عورت تعلیم یافتہ اور نیکی کا مجسّمہ ہونی چاہیئے۔

علم حاصل کرنا صرف روزی ہی کمانے کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ صحیح انسان بننے اور انسانوں جیسی زندگی بسر کرنے کیلئے علم نہایت ضروری ہے قرآن شریف و حدیث شریف میں بھی ہر مرد و عورت کیلئے تعلیم کے متعلق بار بار تاکید فرمائی گئی ہے۔ جبتک عورت تعلیم یافتہ نہ ہوگی۔ تو وہ اپنے تعلیمیافتہ شوہر کی ہم جلیس اور ہمراز ہرگز نہیں بن سکتی۔ ہماری جہالت ہی مردوں کو مجبور کرتی ہے۔ کہ وہ اپنا دِل بہلانے کیلئے اِدھر اُدھر مارے مارے پھریں۔ عورت کے ذمّے سب سے بڑا فرض یہ ہے۔ کہ وہ اپنے بچّوں کو اعلیٰ تعلیم دے اور مکمل انسان بنائے۔ لیکن یاد رہے۔ کہ ایک جاہل عورت کیلئے بچّوں کی صحیح معنوں میں تربیت ناممکن ہے ؛

عورتوں کو علم سکھانیکی ایک اور وجہ بھی ہے۔ خدانخواستہ کوئی عورت بیوہ ہو جاتی ہے اور کمائی کا سلسلہ مرنے والے کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔ تو اسوقت تعلیمیافتہ عورت اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکتی ہے۔ اور عزّت و آبرو سے اپنی روزی خود کما سکتی ہے۔ اور یتیم بچّوں کی پرورش آسانی سے کر سکتی ہے۔ بقولِ شاعر ؎

قلم گوید کہ من شاہِ جہانم
قلم کش را بہ دولت می رسانم

یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ بچوں کا پہلا سکول ماں کی گود ہے ان تمام حالات پر غور کرتے ہوئے تعلیم نسواں کا مسئلہ نہایت ہی ضروری ہو گیا ہے۔ بلکہ میرے ناقص خیال میں خواتینِ ہند کیلئے تعلیم لازمی قرار دی جائے۔

از زہرہ زرینہ اہلیہ ایم۔ کے عبدالرحمٰن خانصاحب انصار راولپنڈی

❊

رپورٹ لجنہ اماء اللہ قادیان

مؤرخہ ۱۰ مارچ مرکزی لجنہ اماء اللہ کا ماہواری جلسہ سیّدہ اُمّ طاہر احمد کے گھر زیرِ صدارت محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم امۃ العزیز بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم محمد الدین صاحب مرحوم نے کی نظم درثمین سے بشیر بیگم نے پڑھی بعدہٗ محترم مولوی اللہ دتا صاحب نے نہایت دلچسپ اور مؤثر تقریر۔ خلیفہ وقت کی اطاعت اتحاد و مساوات کو اسلام نے ہی قائم کیا جان و مال کی قربانیاں کرنیکے موضوع پر فرمائی جسکو سامعات نے نہایت خاموشی اور سکوت سے سُنا۔ بعدہٗ محترمہ [illegible] بیگم نے اپنا مضمون وفاتِ مسیح پر سُنایا۔ اس کے بعد ناصرہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے نظم سُنائی۔ پھر امینہ بیگم بنت سردار کرمداد خانصاحب نے مضمون صفائی پر سُنایا پھر عارفہ بیگم صاحبہ نے خطبہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پڑھکر سُنایا۔ پھر خدیجہ بیگم بنت محترم حضرت مولوی شیر علی صاحب نے سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریویوز

صنفِ نازک یہ رسالہ ماہواری باہتمام مولوی محمد تقی صاحب میکلوڈ روڈ لاہور سے خواتین کے لئے شایع ہوتا ہے۔ فخر نسواں بیگم قلندر علی خاں صاحب کی سرپرستی اور محترمہ عنایت مجید بیگم کی زیر ادارت۔ مضامین اپنے تنوع وندرت کے لحاظ سے قابل داد ہیں۔ ہر مذاق کا سامان فردوس نظر بنانے کا مہیا کیا گیا ہے۔ نثر۔ نظم۔ سیاسی۔ ادبی۔ معاشرتی۔ تمدنی۔ اسکی تقطیع بڑی حجم کافی ہے۔ امید ہے کہ خواتین کی قدردانی اسے باقاعدہ اور طباعت وکتابت کی رُو سے بھی بینظیر بنادیگی۔ قیمت سالانہ تین روپے ؛

ہمدرد دہلی یہ ہفتہ وار اخبار حضرت معتصم بیلوی کی ادارت میں نکلنا شروع ہوا ہے۔ "آل انڈیا مسلم لیگ کا واحد ترجمان" اسکی پیشانی پر ثبت ہے۔ مگر صرف سیاسی ہی نہیں بلکہ ادبی و مذہبی۔ تمدنی مضامین بھی ہیں۔ ایڈیٹر صاحب کو شعر وسخن کا ذوق بھی ہے۔ اور آپنے کوشش کی ہے کہ ہر مذاق کے مطابق مضامین انگریزی عربی سے ترجمہ کرکے بھی دیدیں۔ قدردانی شرط ہے۔ اصحاب استطاعت فائدہ اٹھائیں۔

احمدیہ البم جناب امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن نے تیس۳۰ خوش منظر تصاویر کا مجموعہ احمدیہ البم کے نام سے شایع کیا ہے جن سے ان سرگرمیوں اور خدمات خوش آئند کا ثبوت ملتا ہے جو جماعت احمدیہ غیر ممالک میں تبلیغ اسلام واحمدیت کے لئے بجالارہی ہے۔ اس البم میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور آپکے ہم سفروں کے فوٹو بھی ہیں۔ جب آپ انگلستان تشریف لے گئے اور پیرس کی نو تعمیر مسجد بھی دیکھی۔ فلسطین جاوا سماٹرا۔ گولڈ کوسٹ غیر ممالک کے احباب کے گروپ فوٹو بھی ہیں اور قادیان کی آبادی کے جنوبی حصے کا ایک منظر بھی قیمت ڈیڑھ روپیہ اگر پانسو خریدار ہو تو میرے نزدیک اسکی قیمت کم کردی جائے تا اشاعت عام ہوسکے ابھی اس البم میں اور کئی تصاویر شامل کی جاسکتی ہیں تاکہ مکمل تبلیغی نقشہ فردوس نظر ہو۔ مینجر صاحب بکڈپو تالیف واشاعت قادیان سے طلب کریں ؛

اعانت محترمہ احمدی بیگم صاحبہ بنت شیخ فضل حق صاحب سہارنپور سوا روپیہ اس شکرانہ میں اعانت مصباح بھیجتی ہیں کہ انکی والدہ کی رسولی کا اپریشن کامیاب ہؤا۔ (ضیاء الحق سہارنپور)

وی پی واپس کرنیوالوں کو اطلاع

خریداران مصباح میں سے کئی ایسے ہیں جنہوں نے دو دو سال سے چندہ ادا نہیں کیا اور ہم کسی وجہ پاس خاطر سے ان کو برابر مصباح بھیجے جاتے ہیں وہ مہربانی فرماکر اتنا تو بتادیں کہ ہم آئندہ کیلئے مصباح انکے نام سے بند کردیں یا بامید وصولی چندہ جاری رہے آخر یہ تو اخوت کا حق ہے کہ اب مزید نقصان دفتر کو نہ پہنچنے دیا جائے صرف وی پی واپس کرنیسے کچھ سمجھ نہیں آتا۔ کیونکہ بعض اوقات وہ وابسی کسی مجبوری سے ہوسکتی ہے۔ جیساکہ اکثر خریدار بند کردینے پر لکھتے ہیں ؛ مینجر مصباح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران مصباح بیرون ہند

خریداران بیرون ہند کی خدمت میں گذارش ہے کہ مفصلہ ذیل خریداران کے اسماء کے آگے وہ تاریخ درج ہے جس پر اُن کا چندہ ختم ہو چکا ہے اس لئے مہربانی فرما کر اس تاریخ سے لیکر ۱۵ دسمبر ۱۹۳۶ء تک کا بقایا اور اسکے بعد ۱۹۳۷ء کیلئے چندہ بحساب تین روپے چار آنے یا ۵ شلنگ بذریعہ منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر بغیر کراس مارک ضرور بھجوا دیں۔ نہ صرف اپنا چندہ و بقایا ادا فرمائیں بلکہ دوسروں کو بھی تحریک خریداری فرمائیں۔ مصباح کا فنڈ کمزور ہے۔ اور بیرون ہند احباب سے ہماری بڑی توقعات ہیں اور انکے ذمے اتنا بقایا ہے ہم اعتبار کرکے برابر ان کو اخبار بھیجے جا رہے ہیں اگر کوئی غلطی ہو یا کوئی صاحب وہاں نہ ہوں تو کوئی دوسرے صاحب ہمیں اطلاع دیں۔ ایڈیٹر و منیجر مصباح قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔

نمبر خریداری	نام خریدار	مقام	تاریخ ختم قیمت	بقایا
۸۰۳	ڈاکٹر ایم۔ ایس نواز احمدی	میگاوی	دسمبر ۱۹۳۶ء	۳ روپے ۴
۲۲۴	مسز عبد الغفور صاحب کارک	زنزیبار	دسمبر ۱۹۳۵ء	۳ روپے ۸
۴۱۱	این۔ کے ملک احمدی	جنجہ	فروری ۱۹۳۲ء	۱۹ روپے ۴
۴۷۴	ڈاکٹر بی ڈی احمد صاحب	میگاوی	دسمبر ۱۹۳۵ء	۶ روپے ۸
۸۲۷	مسز الٰہی بخش صاحب		دسمبر ۱۹۳۰ء	۲۲ روپے ۱۲
۹۸۶	ڈاکٹر جی اے ڈی احمدی	ٹورورو	دسمبر ۱۹۳۲ء	۱۶ روپے ۴
۱۰۷۹	مسز عبد العزیز صاحب	کنیا کالونی	دسمبر ۱۹۳۱ء	۱۹ روپے ۸
۱۱۲۵	نظام الدین صاحب	نیروبی	نومبر ۱۹۳۱ء	۱۹ روپے ۱۲
۱۱۶۶	ڈاکٹر احمد الدین صاحب	دارالسلام	دسمبر ۱۹۳۵ء	۶ روپے ۸
۱۱۶۸	ایم معراج الدین صاحب	عراق	اکتوبر ۱۹۳۴ء	۱۰ روپے ۲
۱۲۴۱	ایم سبحان اکلو صاحب		ستمبر ۱۹۳۶ء	۳ روپے ۱۴
۱۴۱۰	شیخ حبیب اللہ صاحب	پرشین گلف	فروری ۱۹۳۵ء	۹ روپے ۲
۱۲۷۱	اہلیہ منشی دین محمد صاحب	جنجہ یوگنڈا	دسمبر ۱۹۳۶ء	۳ روپے ۴
۹۳۷	عبد السلام صاحب	ٹانگانیکا دارالسلام	دسمبر ۱۹۳۲ء	۱۶ روپے ۴
۱۴۰۲	محمد رفیق صاحب	ابادان	جنوری ۱۹۳۴ء	۱۳ روپے
۱۵۲۷	مسز ڈاکٹر عمر الدین صاحب	نیروبی	دسمبر ۱۹۳۵ء	۶ روپے ۸
۱۵۷۴	شیخ محمد اصغر صاحب	ٹبورہ افریقہ	اپریل ۱۹۳۷ء	۲ روپے ۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسالہ تعلیم الدین کے متعلق محترمہ وائس پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان کی

گرامی قدر رائے

رسالہ تعلیم الدین جو حکیم محمد عبد اللطیف صاحب گجراتی نے نہایت جانفشانی اور محنت سے شائع کرنا شروع کیا ہے۔ میں نے اس رسالہ کے شائع شدہ تمام پرچے بڑی غور سے پڑھے اسکی لکھائی چھپوائی نہایت عمدہ ہے اور اس کا سالانہ چندہ جو صرف ڈیڑھ روپیہ سالانہ ہے بلحاظ اسکی خوبیوں کے بہت کم ہے۔ اسکے مندرجہ مضامین کی ترتیب اور دینی معلومات کی تدوین بہت قابل تعریف ہے میری رائے میں یہ رسالہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے افراد میں دینی تعلیم و تربیت کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا۔ اسکی خصوصیات میں سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ایک کم تعلیم یافتہ بھی اس کے مطالعہ سے قرآن کریم اور حدیث شریف کا ترجمہ بلامدد استاد بڑی آسانی سے سیکھ سکتا ہے۔ اسمیں قرآن کریم کے ترجمہ کو بطور اسباق شائع کیا جا رہا ہے اور اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے فرمودہ درس القرآن کے غیر مطبوعہ نوٹ اور حدیث شریف کا ترجمہ بطرز اسباق جو عام دینی مسائل پر مشتمل ہے اور ترجمہ در ثمین فارسی اور اسباق صرف و نحو عربی اور حضرت خلیفہ اول اور دیگر اطباء کے نادر نسخے مجرب بھی درج کئے جا رہے ہیں۔ الغرض میرے پاس ایسے الفاظ نہیں جن سے اس رسالہ کی تعریف کر سکوں رسالہ مذکور اپنی صفت میں انتخاب لاجواب ہے۔ ہمارے معزز احمدی اصحاب کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو کثرت سے خرید کر خود بھی پڑھیں اور بچوں اور عورتوں کو بھی پڑھائیں۔ میں نے مرکزی لجنہ اماء اللہ (قادیان) کے جنرل اجلاس میں رسالہ تعلیم الدین کو پیش کیا تو جنرل اجلاس کی تمام ممبرات نے پسند کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا اور انہوں نے قادیان کے تمام محلہ جات کی پریذیڈنٹوں کے متعلق فیصلہ کیا کہ وہ اپنے اپنے محلہ کی مستورات اور لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے اسکو خریدیں۔ چنانچہ قادیان کے تمام محلہ جات کی لجنات اس رسالہ کی خریدار بن گئی ہیں۔ میں بیرونی لجنات اماء اللہ سے پر زور سفارش کرتی ہوں کہ وہ اسکو اپنے اور اپنے بال بچوں اور احمدی خواتین کی دینی تعلیم و تربیت کیلئے کثرت سے منگوائیں اور اس سے فائدہ اٹھانیکی کوشش کریں۔ اور نیز اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ شائع کنندہ کو انکی محنت اور خدمت دین کا بہتر سے بہتر اجر عطا فرماوے اور رسالہ تعلیم الدین کو رفاہ عام کا موجب اور مفید و بابرکت بنائے۔ آمین ثم آمین ؛

(محترمہ استانی، مریم بیگم (صاحبہ) اہلیہ حضرت حافظ روشن علی صاحب (رضی اللہ عنہ)

وائس پریذیڈنٹ مرکزی لجنہ اماء اللہ قادیان دار الامان ۱۸/۳/۳۷

نوٹ۔ جو بہنیں یا بھائی جنوری ۳۷ء سے پہلے چار ماہ کے پرچے بھی منگوانا چاہیں وہ مبلغ دو روپیہ چندہ بذریعہ منی آرڈر روانہ فرما دیں۔ ان کے نام ابتدائے اشاعت (ماہ ستمبر ۳۶ء سے لیکر ماہ دسمبر ۳۷ء) یعنی ایکسال چار ماہ تک رسالہ جاری رہے گا ؛

خاکسار مینجر رسالہ تعلیم الدین قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن سے مس مارگیری کلارک

فیسترین رجسٹرڈ

کے متعلق تحریر فرماتی ہیں "جناب من۔ میں نے فیسترین کے استعمال سے ایسے کیلوں کو دور کیا ہے جو ویکسین کے علاج سے بھی دور نہ ہو سکے تھے۔" (ترجمہ انگریزی چٹھی)

دیکھئے اہلِ مغرب بھی "فیسترین" کی تعریف کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ واقعی کیلوں۔ چھائیوں دھبوں۔ بدصورتی۔ پھنسیوں۔ چہرے اور جلد کی تمام بیماریوں کے لئے اکسیر ہے؀

قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

نوٹ۔ اہلِ قادیان ڈاکٹر فیض علی احسان علی میڈیکل ہال اور سلطان برادرس جنرل مرچنٹس سے خریدیں؀

فیسترین سنو

دن کے سنگار اور محافظتِ حسن کیلئے خوشبودار فیسترین سنو سے بڑھکر کوئی سنو نہیں۔ یہ جلد کو ملائم کرتی ہے خوبصورتی کو بڑھاتی ہے۔ جلن کو دور کرتی ہے فیسترین رجسٹرڈ کے ساتھ اسکا استعمال از حد مفید ہے۔ قیمت آٹھ آنے (۸؍) محصولڈاک بذمہ خریدار

فیسترین آٹو

یہ روح پرور۔ جانفزا فرحت بخش عطر ہماری تازہ ایجاد ہے۔ قیمت چھوٹا سائز آٹھ آنے (۸؍) بڑا سائز ایک روپیہ (عہ)

عورتوں کی تندرستی کی محافظ

UTRONE

یوٹرون رجسٹرڈ R.g.d.

طبقۂ نسواں کی خاص بیماریوں کا واحد علاج ہے۔ یہ ایامِ ماہواری کی خرابیوں کو مثلاً کمی خون حیض۔ زیادتی حیض۔ بندش حیض۔ حیض کا درد یا تکلیف سے آنا۔ سیلان۔ رطوبت۔ ہسٹیریا یا بادگولہ۔ درد سر درد کمر۔ درد پیڑو۔ وغیرہ کا شرطیہ علاج ہے؀

یوٹرون رجسٹرڈ مستورات کے لئے بہترین مقوی ٹانک ہے۔ اور بے اولاد بیبیوں کو با اولاد کرنے میں اکسیر سے کم نہیں۔ خوراک قلیل ذائقہ شیریں۔

قیمت دو روپیہ (عـہ)

محصولڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ

فیسترین فارمیسی مقام مکتسر ضلع فیروزپور پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

اخبار مصباح قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب

اختر النساء حیدر آباد دکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

PEACACK (مور)

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا۔